فیض عالم

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی

فیض احمد اُویسی رضوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اُویسی

حضرت علامہ مفتی فیاض احمد اُویسی

۱۲ ربیع الاول کو بہاولپور درود وسلام کے نذرانوں سے گونج اٹھا

دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہاولپور میں جشن عید میلاد النبی ﷺ انتہائی جوش وجذبہ شان وشوکت سے منایا گیا حسب روایت تنظیم المساجد اہلسنت بہاولپور اور میلاد مصطفیٰ کمیٹی سیرانی مسجد بہاولپور کے زیر اہتمام بہاولپور سٹی صدر اور مضافات میں محافل جشن عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ہوا۔۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۳۱ھ ۱۶ فروری ۲۰۱۱ء بروز بدھ کا خوبصورت دن ☆ میلاد مصطفیٰ کمیٹی بہاولپور کے زیر اہتمام صبح آٹھ بجے جدید سبزی منڈی بہاولپور میں عظیم الشان محفل میلاد النبی ﷺ منعقد ہوئی جس میں ملک کے معروف ثناء خواں حضرات نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔اس موقعہ پر میلاد مصطفیٰ کمیٹی بہاولپور کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے آڑھتیان کو خوبصورت محفل سجانے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمانوں کی ساری بہاریں اپنے پیارے آقا کریم رءوف ورحیم ﷺ کے ذکر خیر سے وابستہ ہیں انہوں نے مزید کہا کہ خوش نصیب ہیں وہ اہل اسلام جو ۱۲ ربیع الاول کو آمد مصطفیٰ ﷺ کے چرچے کرکے اپنے نصیب چمکاتے ہیں۔اس موقعہ پر خطیب شہر علامہ قاضی غلام ابوبکر نے بھی اسوۂ حسنہ کے حوالہ سے نہایت ہی مدلل گفتگو کی میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے صدر الحاج محمد حنیف سعیدی نے کہا کہ ۱۲ ربیع اوّل شریف کا وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ملی۔انہوں نے کہا کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور رحمت للعالمین اور نعمت کبریٰ ہیں۔فلہٰذا خواجہ کون ومکاں ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنا دارین کی برکات حاصل کرنے کے مترادف ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ میلاد شریف پر خوب خوشی کا اظہار کرکے ہم مسلمان شکر خداوندی بجالاتے ہیں محفل میلاد کا انعقاد سنت خدا ہے جملہ انبیاء کرام اپنی امتوں میں ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ کی آمد کا ذکر فرماتے رہے صحابہ کرام نے بھی محافل میلاد سجائیں۔بادشاہان اسلام پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ جشن ولادت مناتے رہے آج پوری دنیا میں آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا کی دھوم مچی ہوئی ہے۔انہوں نے سبزی منڈی کے آڑھتیان کے مذہبی جوش وجذبہ کو سراہتے ہوئے میلاد کمیٹی سبزی منڈی یونٹ کے قیام کا اعلان بھی کیا۔بعدازاں درود وسلام اور دعا کے بعد ازاں الحاج حافظ ماجد حسین اویسی، مولانا قاری محمد اویس اویسی کی قیادت میں قافلہ مرکزی جلوس سیرانی مسجد کی جانب روانہ ہوا۔

سیرانی مسجد بہاولپور کے عقب میں درود وسلام کے نذرانے پیش کرنے والے عشاق کا ہجوم تھا عقب محکم الدین سیرانی روڈ جامع مسجد سیرانی میں عظیم الشان جلسہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کا اہتمام تھا جس میں ہزاروں عاشقان رسول نعت و درود

وسلام بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے شریک سعادت ہوئے طے شدہ پروگرام کے مطابق بہاولپور و مضافات سے نمازِ فجر ادا کرتے ہی عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے کاروں، سائیکلوں، موٹر سائیکلوں، ٹریکٹر ٹرالی، پیدل، جلسہ گاہ کی طرف جھوم جھوم ذکر اللہ اور تکبیر و رسالت کے نعرے بلند کرتے ہوئے آنا شروع ہوئے تحصیل کونسل سٹی بہاولپور نے جلسہ گاہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں سے سجایا ہوا تھا۔ سید محمد زاہد حسین شاہ صاحب کی نگرانی میں ٹھنڈے میٹھے پانی اور دودھ کی سبیل کا وسیع انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ صبح 8 بجے نقیب محفل غلام مجتبیٰ اویسی نے تلاوت کلام پاک سے جلسے کا آغاز کیا۔ جامعہ اویسیہ رضویہ کے طلباء و دیگر نعت خواں محترم مطلوب احمد باجوہ، محمد سلیم شاہ، محمد اسحاق قادری نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ عقیدت پیش کئے۔ اسٹیج پر علمائے کرام، مشائخ عظام، معززین شہر، سماجی سیاسی شخصیات حضرات کافی تعداد میں موجود تھے۔ میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پرموضوع پر قاری محمد بخش اویسی، دعوت اسلامی کے رکن رابطہ بالمشائخ والعلماء سید اختر حسین، علامہ سید فیاض حسین شاہ، مولانا محمد محبوب احمد سعیدی، مولانا بشیر احمد اویسی، مولانا محمد رمضان نقشبندی و دیگر علماء نے مدلل گفتگو کی جبکہ مولانا محمد حسین آزاد نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا گذشتہ نصف صدی سے سیرانی مسجد میں جشن عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ و جلوس میں شرکت کی سعادت حاصل کرتا ہوں آج کے دن بہاولپور جشن میلا د شریف کو مذہبی جوش و جذبہ سے منانے کا سہراء فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے جنہوں نے پچاس سال تک بہاولپور میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات تقسیم فرما کر آج وہ اپنے محبوب حقیقی سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں جا پہنچے۔ جس کی بدولت جشن میلا د پاک کے جلسہ و جلوس کی رونق دن بدن بڑھ رہی ہے۔ حاجی محمد حنیف سعیدی کا پیغام تھا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلوس میں محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم دلی شوق و ذوق سے آتے ہیں یقیناً یہ کامل ایمان ہونے کا ثبوت ہے انہوں نے کہا کہ ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا ایمان کا اولین جز ہے۔ اس موقعہ پر میلا د کمیٹی کے ناظم اعلیٰ جگر گوشہ مفسر اعظم پاکستان صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے کہا جشن میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ ہم اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے دنیا و آخرت بہتر کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بارہ ربیع الاول شریف تاریخ کائنات میں عظیم الشان اور یادگار دن ہے۔ اس دن سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔ صدیوں سے پھیلی ہوئی ظلمت و تاریکی نورِ نبوت کے باعث ختم ہوئی انہوں نے مزید کہا کہ اس موقعہ پر صرف انسان ہی نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی تمام مخلوق خوشی کا اظہار کرتی ہے انہوں نے مزید فرمایا کہ جشن عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنا صحابہ کرام محبوبانِ خدا کی سنت ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے اپنے والد گرامی میلا د مصطفیٰ کمیٹی کے بانی اور ہزاروں اسلامی، تبلیغی، اصلاحی، درسی کتب کے مصنف مفسر اعظم پاکستان روحانی پیشوا ممتاز عالم دین فضیلت الشیخ علامہ محمد فیض احمد اویسی قدس سرہٗ کی بہاولپور

میں جشن عید میلا دالنبی ﷺ کو نہایت مذہبی عقیدت واحترام اور شان وشوکت کے ساتھ منانے کی عملی جدوجہد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً ۱۹۶۰ء پاکستان میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو سرکاری چھٹی نہ ہونے کے باعث نجی طور پر جشن میلا دشریف کے پروگرام ہوتے تھے۔ لیکن بہاولپور میں جلوس کا کوئی تصور نہ تھا ۱۹۶۱ء میں حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ نے اللہ کا نام لیکر عشق رسول کریم ﷺ سے سرشار ہوکر ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلوس جشن عید میلا دالنبی ﷺ کا اعلان فرمادیا چند شرپسند عناصر نے مذہبی منافرت پھیلانے کے لیے جلوس رکوانے کی کوشش کی ضلعی انتظامیہ کو درخوستیں دیں۔ مگر حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تمام سازشوں کا جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا ۱۲ ربیع الاول شریف کا مبارک دن خوشیاں لیکر آن پہنچا۔ حسب پروگرام علی الصبح چند گنتی کے افراد تانگہ پر سوار ہوئے اسپیکر لگا ہوا تھا ذکر واذ کار اور نعت ودرود وسلام کا ورد کرتے ہوئے جلوس سیرانی مسجد سے چوک عیدگاہ سے شرقی جانب گری گنج بازار کی طرف روانہ ہوا لوگ آوازیں کس رہے تھے مخالفین طعن وتشنیع کے تیر چلا رہے تھے اوباش نوجوانوں کو سکھا کر تانگہ کے آگے بدکلامی کرنے کا سبق دیا گیا مگر شرکائے جلوس محبت رسول ﷺ کے سچے جذبے سے سرشار اپنی لگن میں مگن تھے چوک شہزادی سے جامع مسجد الصادق تک جلوس نعرہ تکبیر ورسالت (اللہ اکبر، یارسول اللہ) لگا تا ہوا پہنچا تو مخالفین نے راستہ روکنے کی بہت کوشش کی خاصی مزاحمت کرنی پڑی خیراللہ تعالی نے کرم فرمایا جلوس چوک بازار سے ہوتا (بیکا نیری گیٹ) موجودہ فرید گیٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا واپس چاہ فتح خان زنانہ ہسپتال روڈ سے ہوتا ہوا جلوس پھر چوک بازار سے مچھلی بازار کی طرف روانہ ہوا شرکائے جلوس کی زبانیں ذکر خدا وذکر مصطفی ﷺ سے ترتھیں آنکھیں پرنم تھیں ملتانی گیٹ سے گذر کر (ملتان روڈ) موجودہ محکم الدین سیرانی روڈ پر جلوس آن پہنچا درود وسلام کے بعد اختتام ہوا۔

اس کے بعد پاکستان کے سابق گورنر جنرل خان امیر محمد خان (نواب آف کالاباغ) نے اعلانیہ جاری کیا کہ آنے والے سال جشن عید میلا دالنبی ﷺ سرکاری اعزاز کے ساتھ منایا جائے گا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عام تعطیل ہوگی پھر کیا تھا کہ آنے والے غالباً ۱۹۶۳ء میں ربیع الاول شریف کا چاند نظر آتے ہی ضلعی انتظامیہ جلوس کے انتظام کے لیے متحرک تھی ایک طویل عرصہ تک گلزار صادق کے گراؤنڈ میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو عظیم الشان جلسہ ہوتا رہا جس میں کمشنر ڈی سی، ڈی آئی جی پولیس ودیگر مختلف محکموں کے افسران آتے اور حضور فیض ملت قدس سرہٗ کا خصوصی خطاب ہوتا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ۱۴۱۲ھ میں حضرت فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر گلزار صادق چوک کو میلا د چوک کا نام دیا گیا اب چوک پر پیتل کی سنہری لکھائی سے نہایت ہی خوبصورت انداز میں سنگ مرمر کے ستون پر جلی حروف میں میلا د چوک لکھا ہوا صدیوں تک اہل بہاولپور کو حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کی یادتازہ کراتا رہیگا۔

جلسہ کا اختتام پر درود وسلام ہوتے ہی جامع مسجد سیرانی سے شاندار جلوس فیض ملت آفتاب اہلسنت علامہ مفسر اعظم پاکستان محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ کے صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی کی قیادت میں روانہ ہوا۔ جلوس میں نظم وضبط امن وامان برقرار رکھنے کے لئے جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے مدرسین علامہ محمد فیاض جامی مفتی محمد قربان اویسی نے جامعہ کے طلباء پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جلوس کی ترتیب قابل دید تھی سب سے آگے موٹر سائیکل سواروں کا دستہ جن پر سبز رنگ کے پرچم لہرا رہے تھے میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے عہدیداران وعلمائے کرام درود وسلام پڑھتے ہوئے پیدل چل رہے تھے ذکراللہ ودرود وسلام پڑھتے ہوئے مدنی ماحول پیدا کئے ہوئے تھے۔ جماعت اہلسنت، بزم اویسیہ، انجمن اساتذہ پاکستان، انجمن طلباء مدارس عربیہ کے کارکنوں نے بھرپور شرکت کی حسب روایت بگھی میں جگر گوشہ فیض ملت علامہ محمد فیاض احمد اویسی کے ہمراہ میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے صدر الحاج محمد حنیف سعیدی، پیرزادہ محمود سلیم سوار تھے اور جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ بگھی کے پیچھے عوام الناس کا پیدل چلتا ہوا ایک سمندر تھا سوزوکی ویگنوں، کاروں، موٹروں اور ٹریکٹر ٹرالیوں کی لمبی لمبی قطاریں پوری سج دھج سے جلوس کے تقدس اور رونق کو دوبالا کر رہی تھیں۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور ودیگر مدارس عربیہ کے طلباء سفید یونیفارم اور سر پر سفید رنگ کا عمامہ شریف پہنے ہوئے خوب لگ رہے تھے۔ نعتوں کے نذرانے، درودوں کے گجرے پیش کرنے والی ٹولیاں پوری فضا کو معطر کر رہی تھیں اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یارسول اللہ کی گونج سے شرکائے جلوس اپنی خوشی ومسرت کا ثبوت دے رہے تھے اور بہاولپور کے کوچہ وبازار کی فضائیں درود وسلام کے پرکیف نغمات سے گونج اٹھیں یہ عظیم الشان جلوس اپنے مقررہ روٹ جامع مسجد سیرانی سے روانہ ہو کر جب فرید گیٹ پہنچا تو جلوس کا دوسرا سرا ابھی سیرانی مسجد پر ہی تھا جلوس کی گزرگاہوں پر مختلف تنظیموں نے خوش آمدیدی بینر لگائے ہوئے تھے۔ زندہ دلان بہاولپور نے عاشقان رسول کے لئے سبیلوں کا خاطر خواہ اہتمام کیا ہوا تھا۔ جلوس جہاں سے گزرتا لوگ پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے جگہ جگہ مٹھائیاں بانٹی گئیں۔ گری گنج بازار، چوک بازار، شاہی بازار، فرید گیٹ، فتح خان بازار، مچھلی بازار، ملتانی گیٹ سے ہوتا ہوا جلوس واپس سیرانی مسجد میں اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کا دورانیہ دن گیارہ بجے سیرانی مسجد سے جلوس کا آغاز ہوا دو بجے نماز ظہر تک جلوس واپس سیرانی مسجد پہنچا۔ میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے نائب ناظم علامہ عاشق مصطفیٰ قادری نے دور ودراز اور قرب وجوار سے آنے والے ہزاروں عاشقان نبی کو جشن ولادت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات کا جلسہ وجلوس میں تشریف لانا عشق رسول ﷺ کا ثبوت ہے۔ انہوں نے بہاولپور ومضافات سے جلوس لیکر آنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا آخر میں درود وسلام ملک وملت کی سالمیت کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ وہاں سید محمد سلیم شاہ منیر احمد اویسی حاجی نذر حسین سعیدی کی نگرانی میں لنگر نبوی کا وسیع انتظام تھا تقسیم لنگر ہوا۔

حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کی یاد میں

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان فیض ملت قدس سرہٗ کے وصال ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ جمعرات کے بعد ان کے ایصال الثواب اور رفع درجات کے لیے قرآن خوانی اور اوراد وظائف کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کی قائم کردہ جامع سیرانی مسجد بہاولپور میں صبح صادق کے وقت درود تاج شریف کے بعد اذان فجر ہوتے ہی جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء مزار فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ پر تلاوت کلام پاک کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ نماز فجر کے بعد ایک تسبیح درود شریف ایک تسبیح کلمہ شریف کے بعد ختم خواجگان ہوتا ہے اور بارگاہ الٰہی میں حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کے وسیلہ تمام حسنات وعبادات کا ثواب جملہ انبیاء ومرسلین اہل بیت اطہار صحابہ کرام تمام سلاسل کے اولیاء عظام جملہ مؤمنین ومؤمنات بالخصوص حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہٗ اور آپ کی اہلیہ محترمہ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فضلاء کی روحانی ماں قبلہ امی جان آپ کے شہزادے شیخ الفقہ المیر اث حضرت علامہ مفتی محمد صالح اویسی کے اروح مبارکہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پھر جامعہ کے جملہ طلباء اجتماعی طور پر سلام بحضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور آپ کے صاحبزادگان نماز فجر کے بعد سلسلہ قادریہ اویسیہ کے وظائف مزار شریف پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں اس طرح آپ کے مزار شریف پر تو ہمہ وقت تلاوت ذکر واذکار طلباء کے اسباق کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آپ کے تلامذہ مریدین، عقیدتمند قافلہ در قافلہ حاضر ہو کر اپنے مربی ومحسن کی بارگاہ میں ہدیۂ ختمات قرآن درود وسلام اور اوراد ووظائف پیش کرتے رہتے ہیں ہر نماز باجماعت کے بعد ختم شریف ہوتا ہے۔ ہر شب جمعہ بعد نماز عشاء محفل ذکر منعقد ہوتی ہے جبکہ ہر ماہ کی اسلامی ۱۵ تاریخ کو بعد نماز عصر تا مغرب ختم قادریہ ہوتا ہے سلسلہ اویسیہ پڑھا جاتا ہے آخر میں درود وسلام کے بعد لنگر اہتمام ہوتا ہے۔

☆ مدینہ منورہ سے حضور فیض ملت قدس سرہٗ کے وصال شریف کے بعد تعزیت کے لیے ملک محمد الطاف کلیار محترم الحاج فرمان علی قادری تشریف لائے۔

☆ ۱۶ صفر ۱۴۳۲ھ جمعۃ المبارک عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے (جنت البقیع کی طرف) عصر اور مغرب کے درمیان (حضور فیض ملت قدس سرہٗ کے مدینہ منورہ میں اعتکاف کے ساتھی) محترم محمد رفیق خان اویسی نے حضور فیض ملت قدس سرہٗ کے ایصال الثواب کے لیے ختم شریف کا اہتمام کیا۔

☆ ماہ صفر میں سرگودھا سے دعوت ذکر کے بانی حضور فیض ملت کے خلیفہ حضرت الحاج باباجی محمد حنیف مدنی قادری اویسی نے دربار فیض ملت پر حاضری دی۔

☆دربار عالیہ حضرت قبلہ علامہ الحاج مولانا عبدالکریم فیضی رحمۃ اللہ علیہ امین آباد شریف لیاقت پور پر حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے ایصال الثوب کے لیے محفل ہوئی قرآن خوانی کے بعد صاحبزادہ علامہ محمد اکرم فیضی نے اشکبار آنکھوں سے حضرت فیض ملت قدس سرہٗ کی علمی دینی خدمات کا ذکر فرمایا آخر میں درودوسلام کے بعد لنگر شریف تقسیم ہوا۔

(صاحبزادہ محمد حسان اکرم فیضی)

☆۱۵ صفر جمعرات بعد نماز ظہر سیرانی مسجد بہاولپور کے جدید ہال میں مجدد دین وملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لیے طلباء جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور نے یوم رضا کی تقریب کا اہتمام کیا جس میں پاسبان مسلک رضا حضرت علامہ محمد حسن علی رضوی (میلسی) نے خصوصی خطاب میں فرمایا کہ مفکر اسلام امام احمد رضا ﷫ چوہویں صدی ہجری کے مجدد برحق ہیں آپ جلیل القدر عالم، عبقری فقیہی، عظیم محدث، ممتاز مفسر، ماہر تعلیم، ریاضی دان، سائنسدان، سیاست دان اور شاعرِ خوش نواع تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حدائق بخشش امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر مشتمل دو جلدوں میں ہندوپاک سے متعدد بار شائع ہوچکی ہے جس کے متعلق علماء امت نے بڑی عمدہ بات کہی ہے کہ ''قصیدہ بردہ شریف کے بعد اردو زبان میں اگر نعتیہ کتاب کو مقبولیتِ آفاقی کا شرف ملا تو مجدد دین وملت مولانا امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عدیم المثال دیوان حدائق بخشش کو حاصل ہوا جس کا ایک ایک شعر قرآن وحدیث کا ترجمان اور تفسیر معلوم ہوتا ہے ہر نعت ہر قصیدہ ایک خاص لذت اور عجیب کیف وسرور رکھتا ہے ایک صدی سے براعظم ایشیاء کے مسلمانوں کے ایمان وایقان میں حدائق بخشش اضافے کا باعث بن چکا ہے۔ جس کا ایک ایک شعر محبت خدا اور سول (جل جلالہٗ وﷺ) میں مستغرق ہوکر پڑھنے کے قابل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک عرصہ دراز سے یہ ضرورت محسوس ہورہی تھی کہ کوئی فاضل اس اہم نعتیہ دیوان کی صحیح تشریح وتوضیح کردے تاکہ ہر عام وخاص ان اشعار کو سمجھ کر مستفیض ومستفید ہوسکے۔ اس پورے دیوان رضا کی مفصل اور مکمل توضیح وتشریح کرنے والی ذات کا نام ہے فیض رضا حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپور رحمۃ اللہ علیہ ہے جنہوں نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور پچیس جلدوں میں ہزاروں صفحات پر پھیلا کر فروغ افکار رضا کا ایک جدید باب کا اضافہ کیا ہے۔ نماز عصر کے بعد جامعہ کے مدرس علامہ عاشق مصطفیٰ قادری نے ختم غوثیہ کا ورد کرایا اور سلسلہ عالیہ قادریہ اویسیہ پڑھا تقریب کا اختتام درودوسلام پر ہوا اور حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے ایصال الثواب اور رفع درجات کے لیے دعا کی گئی۔ لنگر غوثیہ اویسیہ تقسیم ہو۔ (منیر احمد اویسی)

۱۲ ربیع الاول شریف کو مزار فیض ملت پر عقیدت مندوں کا ھجوم رہا

☆۱۲ ربیع الاول شریف مزار فیض ملت کو نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ سجایا گیا شب ولادت مزار پر چادر پوشی کی گئی شب بھر جامعہ اویسیہ کے طلباء قرآن ونعت خوانی کرتے رہے صبح بہاراں کا استقبال درود تاج شریف کے ورد سے ہوا اذان فجر تک نعت خوانی ہوئی نماز فجر کے بعد ایک تسبیح درود پاک ایک تسبیح کلمہ شریف معمولات کے مطابق پڑھے گئے ۔طلوع آفتاب کے بعد مزار شریف پر ختم خواجگان ہوا، لنگر نبوی شریف تقسیم ہوا۔ دن دس بجے کے بعد قصیدہ بردہ شریف کی گونج میں مزار فیض ملت سے عقیدت مندان کا جلوس جلسہ گاہ عقب سیرانی مسجد روانہ ہوا۔

امید وبیم

۱۹۶۱ء تا ۲۰۱۰ء نصف صدی تک حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ بہاولپور میں ۱۲ ربیع الاول کے جلسہ وجلوس عید میلا د النبی ﷺ کی قیادت فرماتے رہے۔۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ کو ان کے وصال شریف کے بعد امسال ۱۲ ربیع الاول شریف کو جشن عید میلا د النبی ﷺ کا جلسہ وجلوس محبان حضور فیض ملت کے لیے آزمائش کا سال تھا کیونکہ گذشتہ تک تو اہل محبت کے پیش نظر حضور فیض ملت کی زیارت بھی ہوتی آپ کا خطاب بھی سنتے تھے اس سال بظاہر جامعہ اویسیہ رضویہ میں یہ نعمت موجود نہ تھی (لیکن اولیاء اللہ اپنے مزارات میں زندہ ہوتے ہیں عالم برزخ ان کی توجہ مخلوق کی طرف زیادہ ہوتی ہے) فکر تھا کہ کیا ہوگا دوسری جانب دشمنان دین وحاسدین کی جانب سے یہ خبریں گشت کررہی تھیں کہ اب سیرانی مسجد کا جلسہ وجلوس کامیاب نہ ہوگا بہاولپور ومضافات کے کئی علاقوں میں عوام اہلسنت کو باقاعدہ یہ پیغام دیا گیا کہ اس سال سیرانی مسجد میں جلسہ وجلوس نہ ہوگا مگر شہنشاہ مدینہ سرورِ قلب وسینہ تاجدار کائنات امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کے یوم میلاد کی رونق پر صدقے اور نثار اہل بہاولپور پر جس نے ۱۲ ربیع الاول شریف کو وہ خوبصورت منظر دیکھا کہ محکم الدین سیرانی روڈ پر خلق خدا کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا اک سمندر تھا اور ادھر مزارِ فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ پر نعت درود وسلام قصیدہ بردہ شریف کا ورد کرنے والے عشاق کا ہجوم تھا۔ آنے والے ہر عاشق رسول ﷺ کی زبان پر یہ صدا تھی کہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ نے نصف صدی تک عشق رسول ﷺ کی جو خیرات تقسیم فرمائی اس کا صلہ ہے کہ ان کے وصال شریف کے بعد محبت مصطفیٰ ﷺ کا سلسلہ روز بروز فروزاں سے فروزاں تر ہے۔

☆ میانوالی سے حافظ محمد عمران اویسی، محمد سہیل اویسی نے مزار شریف پر چادر پیش کی۔

حضور قبلہ فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کی ڈائری کا ایک ورق

حضور فیض ملت رحمتہ اللہ علیہ کی ڈائری کا ایک ورق جس پر مندرجہ تاریخ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۶ جنوری ۱۹۷۱ھ ۸ ذیقعد ۱۳۹۰ھ بروز بدھ سرورق پر لکھا ہوا ہے کہ آج درس تدریس میں مشغول رہا یعنی آپ کسی جلسہ یا محفل میں تشریف نہیں لے گئے بلکہ حسب معمول تعلیم وتدریس میں مصروف رہے۔ یہی آپ کا مقصد حیات اور نصب العین تھا جس پر آپ تادم آخر قائم رہے۔

آپ اپنی ڈائری پر صرف روزانہ کا احوال ہی درج نہیں فرماتے بلکہ جہاں کہیں سے کوئی علمی نکتہ قرآن وحدیث اور فقہ سے متعلق کوئی عبارت یا تحریر ملتی تو اسے اسی ورق پر محفوظ فرمالیتے ہیں جو کہ آپ کی علم دوستی کا بین ثبوت ہے صرف دینی ومذہبی معلومات ہی نہیں بلکہ دیگر علوم سے متعلق بہت سی قیمتی باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ آپ کی ڈائری گویا ایک گلدستہ ہے جس میں مختلف قسم کے پھول سجے ہوئے ہیں۔

آپ کا یہ ذوق اس شعر کے مصداق ہے

لگا رہا ہوں مضامین نو کے میں انبار
صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

فضیلت تلاوت قرآن کے عنوان سے فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی تلاوت کے بے شمار فضائل ہیں۔ مسند دارمی میں ہے حضور پر نور شافع یوم النشور سیدنا محمد رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالی کو ساتوں آسمان ساری زمین اور تمام جہاں سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے پھر جو بندہ اس کی تلاوت کرے گا اور قرآن مجید کو دوست رکھے گا وہ بھی خدا کا محبوب ہوگا۔

حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ نے اپنی علمی زندگی کا آغاز اسی سعادت وفضیلت سے کیا اور حفظ قرآن کی نعمت سے مالا مال ہوئے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے اور اسے آپ نے اپنی ڈائری میں بھی بیان فرمایا ہے کہ میں نے پہلا مصلی خان پور ریلوے اسٹیشن پر موجود مسجد مستری کمال الدین میں پڑھا اور ۲۷ رمضان المبارک کی شب کو ختم شریف تھا۔ یہ کیسی نعمتوں اور برکتوں اور رحمتوں سے بھری ہوئی رات تھی کہ یہی رات لیلۃ القدر تھی اور اسی رات کو دنیا کے نقشے پر اسلام کے نام پر لیا جانے والا خطہ پاک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے ایک ملک مسلمانوں کی طویل جدوجہد اور بے مثال قربانیوں کے نتیجے میں نمودار ہوا تھا۔ اسی تاریخی ومذہبی رات کو حضور قبلہ فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ نے تراویح میں اپنی زندگی کا پہلا مصلے

پڑھا۔

حضرت فرماتے ہیں کہ جب اعلان پاکستان ہوا تو ایک روح پرور منظر تھا۔ ایسی کیفیت تھی جسے صرف محسوس کیا جاسکتا ہے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ایک جشن کا سماں تھا مسلمانوں کے دلوں میں خوشی کے جذبات کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آ رہا تھا ہر طرف مٹھائیاں تقسیم کی جارہی تھیں آزادی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کا کوئی ثانی نہیں یہ نعمت مسلمانوں کو میسر آئی تو اس کا ردعمل فطری تھا۔ رقت انگیز مناظر دیکھنے کو آئے آزادی کے متوالے فرط جذبات سے اشکبار تھے اوران کے دل وطن کی محبت سے سرشار تھے۔ چھوٹے بڑے بوڑھے نوجوان سب ایک ہی مستی میں جھوم رہے تھے۔

گستاخ نبوی

ڈائری کے اس صفحے پر گستاخ نبوی کے عنوان سے ایک سرخی موجود ہے جسے جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت ممدوح خوش خطی کی صفت عالیہ سے متصف تھے اس اہتمام کے لئے آپ نے باضابطہ ایک قلم جسے خوش نویس استعمال کرتے تھے رکھا ہوا تھا۔ حسن خط کے خوبصورتی اور کشش ڈائری کے صفحات پر جابجا نظر آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ گستاخ نبوت ہمارے نزدیک منحوس ترین انسان ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دامن مصطفیٰ ﷺ سے دور رہنے والے کو" شر الدواب" کا لقب دیا ہے۔

"کما قال اللہ تعالیٰ ان الشر الدواب عند اللّٰہ الصم البکم الذین لا یعقلون "

اسی لئے ہمارے اکابر کتے گدھے وغیرہ کو اس بدبخت انسان سے اچھا سمجھتے ہیں جو حبیب خدا ﷺ کا گستاخ ہے وہ مردار جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مزید تفصیل فقیر نے اپنی کتاب باادب جانور بے ادب انسان میں لکھ دی ہے۔ اسی موضوع کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وثائق بخشش میں ہے کہ ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت ؒ کی موجودگی میں کسی صاحب نے ایک کتے کو کہہ دیا کہ چل بے وہابی دور ہو یہ سنتے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت ؒ رو پڑے اور فرمانے لگے کہ یہ کتا ضرور ہے مگر حضور ﷺ کی شان سے وہابیوں کی طرح بے خبر نہیں ہے اسے وہابی کیوں کہا؟

حیوان و جمادات ونباتات ہر چیز سرکار دو عالم سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتی ہے اور جانتی ہے مقصد یہ تھا کہ وہابی گستاخ تو انسان ہوتے ہوئے جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں جنہیں اپنے رسول کی شان وعظمت کا بھی علم نہیں ہے۔

غیر ذمہ دارانہ باتیں کر کے توہین رسول کے مرتکب ہوتے ہیں جو انسانیت سے بعید بلکہ نمک حرامی اور بغاوت ہے لیکن ان کی انسانیت سوز حرکتوں سے حضور ﷺ کی شان رفعت میں کمی نہیں آتی۔

جن کے علم ومرتبہ کا علم کونین کے سر پر لہرا رہا ہے ان کے بارے میں زبان درازی کرنا سورج کا تھوکا منہ پر آتا ہے کے

مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان اور معرفت نصیب کرے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(علامہ محمد ارشد خامر القادری کے قلم سے)

قانون توہین رسالت 295/C اور اس کی شرعی حیثیت

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

متن قانون توہین رسالت 295/C

''جو کوئی عمداً زبانی یا تحریری طور پر طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ اشارۃً یا کنایۃً نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت .... کا مستوجب ہوگا۔'' یہ قانون وفاقی شرعی عدالت اسلامی جمہوریہ پاکستان نے منظور کیا پھر اسے قومی اسمبلی پاکستان نے فوجداری قانونی (ترمیمی) ایکٹ نمبر 3 سال 1986ء کی صورت میں منظور کیا۔ یہ قانون قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے۔ درج ذیل سطور کا مطالعہ فرمائیں

قرآن مجید میں گستاخ رسول کا حکم :

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۝ (سورہ احزاب:57)

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا وآخرت میں اپنے رحمت سے محروم کردیا اور اُن کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینے کے بعد منافقین کی طرف سے مؤمنین اور ازواج مطہرات کو ایذاء پہنچانے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا

مَلْعُوْنِیْنَ اَیْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا۝ (سورہ احزاب:61)

وہ اللہ کی رحمت سے محروم ہیں، جہاں کہیں بھی پائے جائیں پکڑ لئے جائیں اور وہ گن گن کر خوب قتل کئے جائیں۔

گستاخ رسول کو قتل کرنے کے احکام نبویہ

﴿1﴾ عن جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنهما یقول قال رسول اللّٰه من لکعب بن اشرف ؟فانه قد آذی

اللّٰہ ورسوله ،فقام محمد بن مسلمة فقال يارسول أتحب ان اقتله ،قال نعم......فقتلوه ثم اتوا النبی ﷺ فاخبروه۔(صحیح بخاری :کتاب المغازی ،باب قتل کعب بن اشرف،الرقم 4037☆مسلم :الرقم:1891☆سنن ابی داؤد ،الرقم :2768)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے کعب بن اشرف کے لئے (یعنی اسے کون قتل کرے گا)؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، عرض کیا یا رسول ﷺ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ فرمایا ہاں...... چنانچہ انہوں نے اسے قتل کیا پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اطلاع دی۔

تبصرہ

کعب بن اشرف یہودی تھا اور یہود مدینہ نے نبی اکرم ﷺ سے ایک معاہدہ کیا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود جب کعب بن اشرف یہودی نے نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کی تو آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا جس سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم گستاخ رسول کو بھی قتل کیا جائے گا نیز یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن اشرف کی اذیت کی بنیاد پر اسے قتل کرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے آیت مبارکہ

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ○ (سورہ احزاب:57)

کی تفسیر بیان فرمادی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچانے والوں پر خدا کی لعنت سے مراد ان کو قتل کرنا ہے۔

﴿2﴾عن البراء قال بعث النبی ﷺ رهطا الى ابی رافع فدخل عليه عبد اللّٰه بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد اللّٰه بن عتيك فوضعت السيف فی بطنه حتى اخذ فی ظهره فعرفت انی قتلته فجعلت افتح الابواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلی فوقعت فی ليلة مقمرة فانكسرت ساقی فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابی فانتهيت الى النبی صلی اللّٰه عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت رجلی فمسحها فكانما لم اشتكها قط۔" (صحیح بخاری :کتاب المغازی ،باب قتل ابی رافع ،،الرقم :4038☆ مشکوۃ المصابیح:باب فی المعجزات ،الفصل الأول)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو ابو رافع (یہودی جو کہ رسول اکرم ﷺ کو اذیت پہنچاتا تھا) کی طرف بھیجا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے پاس پہنچے وہ سو

رہا تھا تو آپ نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس کے پیٹ میں تلوار ماری یہاں تک کہ تلوار پشت کی طرف پار نکل گئی۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے تو میں دروازہ کھولنے لگا یہاں تک کہ میں سیڑھی پر پہنچا تو میں چاندنی رات میں گر گیا میری پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی، میں نے پنڈلی کو عمامے سے باندھ دیا پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا اور آپ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ٹانگ پھیلاؤ۔ میں نے اپنی ٹانگ پھیلائی تو آپ ﷺ نے ٹانگ پر اپنا ہاتھ پھیرا (میں ٹھیک ہو گیا) گویا کہ پہلے کوئی شکایت نہ تھی صحیح بخاری کی اس حدیثِ صحیحہ سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم گستاخ کو بھی قتل کیا جائے گا اگرچہ وہ اسلامی ریاست کے اندر اقامت پذیر ہو۔

﴿3﴾ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول ﷺ دخل عام الفتح و علی رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال اقتلوه۔

(صحيح بخاری:كتاب المغازی ،باب أين ركز النبی ﷺ الراية يوم الفتح،،الرقم : 4035 ☆ صحيح مسلم :كتاب الحج ، باب جواز دخول مكة بغير احرام : الرقم :1357☆ جامع ترمذی :كتاب الجهاد عن رسول الله ﷺ باب ماجاء فی المغفر،وقال هذا حديث حسن صحيح .الرقم :1693☆سنن ابوداؤ:كتاب الجهاد ـ.باب قتال الأسيرولا يعرض الرقم:2685☆احمد بن حنبل:جلد 3صفحه185،،الرقم:12955)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود (لوہے کی ٹوپی) تھا۔ آپ ﷺ نے خود اتارا۔ ایک شخص حاضر ہوا، عرض کیا بے شک ابن خطل (گستاخِ رسول) کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

تبصرہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر تمام قریش مکہ کو معاف فرما دیا لیکن چند گستاخ مردوں اور چند گستاخ عورتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا جن میں سے ابن خطل بھی ایک تھا جو کہ رسول اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتا تھا اور اپنی باندیوں سے بھی گستاخی کرواتا تھا۔ آپ ﷺ نے ابن خطل کے ساتھ اس کی دو باندیوں کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ گستاخی رسول کے جرم میں عورتوں کو بھی قتل کیا جاتا ہے۔

﴿4﴾ عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رجلا من المشركين شتم النبی ﷺ فقال النبی ﷺ من

یکفینی عدوی؟فقال الزبیرانا، فبارزہ،فقتلہ ،فأعطاہ رسول ﷺ سلبہ۔

(مصنف عبدالرزاق:جلد5 صفحہ 307,237،،الرقم :9477,9704☆ حلیۃ الأولیاء جلد8 صفحہ 45)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ بیشک ایک مشرک نے نبی ﷺ کو برا بھلا کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا کون ہے جو میرے دشمن کو قتل کرے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں یہ کام کروں گا۔پس آپ نے اس مشرک کو للکارا اور اسے قتل کیا تو رسول ﷺ نے اس مشرک کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

﴿5﴾عن عروۃ بن محمد عن رجل من بلقین ان امرأۃ کانت تسب النبی ﷺ فقال النبی ﷺ من یکفینی عدوی؟فخرج الیھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ فقتلھا۔(مصنف عبدالرزاق: جلد5 صفحہ:307،،الرقم:9705☆ البیھقی فی السنن الکبریٰ:جلد 8صفحہ 202)

حضرت عروہ بن محمد نے بلقین کے ایک شخص سے روایت کیا کہ بیشک ایک عورت نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہتی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کون ہے جو میرے دشمن کے خلاف میری مدد کرے گا؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہاں پہنچ کر اسے قتل کر دیا۔

﴿6﴾عن ابی برزۃ الأسلمی رضی اللہ عنہ قال اغلظ رجل لابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ،فقلت یاخلیفۃ رسول اللہ الا اقتلہ ؟فقال لیس ھذا الا لمن شتم النبی ﷺ ۔(لفظ للحاکم)

(حاکم فی المستدرک علی الصحیحین جلد 5صفحہ 373،کتاب الحدود ،الرقم :8212☆ مسند ابو یعلی: جلد 1صفحۃ :74،، الرقم :76 ☆سنن ابو داؤد: باب فیمن سب النبی ﷺ الرقم :4342☆ سنن نسائی :باب فیمن سب النبی ﷺ الرقم:4076)

حضرت ابی برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا گفتگو کی تو میں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا یہ (قتل کی سزا) اس شخص کے لئے جو نبی ﷺ کی گستاخی کرے۔

﴿7﴾عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال :قال رسول اللہ ﷺ :من بدل دینہ فاقتلوہ

(صحیح بخاری:کتاب الجھاد السیر۔ باب :لا یعذب بعذاب اللہ ۔الرقم :2854 ☆جامع ترمذی : کتاب الحدود عن رسول ۔ باب ماجاء فی المرتد،

الرقم:1458☆سنن ابوداؤد: كتاب الحدود، باب :الحكم فيمن ارتد، الرقم:4351 ☆ سنن نسائی :كتاب تحريم الدم ، باب الحكم فی مرتد، الرقم:4059☆احمد بن حنبل فی المسند: جلد 1صفحه 322، الرقم : 2968☆سنن ابن ماجه :كتاب الحدود، باب المرتدعن دينه، الرقم: 2535صحيح ابن حبان:الرقم :4475)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جوشخص اپنے دین کو بدل دے تو اسے قتل کردو۔

مرتد کے احکام اوراس کی تعریف

مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو دین اسلام سے پلٹ کر کافر ہوجائے یعنی وہ شخص جو اسلام چھوڑ کر یہودی، عیسائی یا ہندو وغیرہ کی مذہب میں چلا جائے یا پھر کلمہ گو ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہے اوراس کے ساتھ کفر کا ارتکاب کرے۔

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر اسلام میں واپس آجائے تو فبھا وگرنہ اسے قتل کردیا جائے اور اگر عورت مرتد ہوجائے تو اسے قتل نہ کیا جائے بلکہ اسے قید کیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے یا قید کے دوران مرجائے۔

گستاخ رسول کا ارتداد

گستاخ رسول کا ارتداد، ارتداد غلیظ یعنی بھاری ارتداد ہے گستاخ رسول مرتد کے لئے سزائے موت ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔ اسی طرح غیر مسلم گستاخ رسول مرد ہو یا عورت کی سزا بھی سزائے موت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا لیکن گستاخ رسول عورتوں کو خود حضور نبی اکرم ﷺ نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

گستاخ رسول کو ماورائے عدالت قتل کرنے کا شرعی حکم

اسلام کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی گستاخ رسول جو کہ واجب القتل ہے کو ماورائے عدالت قتل کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن چونکہ اسلام میں مسلمانوں کے قلوب واذہان میں نبی اکرم ﷺ کی محبت بھردی گئی ہے اور اسلام نے مسلمانوں کی تربیت اس انداز میں کی ہے کہ مسلمان چاہے کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو اپنے آقا و مولا ﷺ کے بارے میں بے حد غیور ہوتا ہے اور وہ گستاخی رسول کو قطعاً برداشت نہیں کرسکتا لہٰذا اگر کوئی مسلمان کسی گستاخ رسول کو محض گستاخی رسول کی بنیاد پر قتل کردے اور اور ثابت ہوجائے کہ اس نے محض گستاخی رسول کی بنیاد پر قتل کیا ہے تو اسلام اسے جرم قرار نہیں دیتا۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ کے اپنے فیصلے اور صحابہ کے عمل کے چند نمونے درج ذیل ہیں

﴿1﴾عن عکرمة قال حدثنا ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما ان اعمیٰ کانت له ام ولد تشتم النبی ﷺ وتقع فیه فینھاھا فلا تنتھی ویزجرھا فلا تنزجرہ قال:فلما کانت ذات لیلة جعلت تقع فی النبی ﷺ وتشتمه ،فاخذ المغول فوضعه فی بطنھا ذکر ذلك للنبی ﷺ فجمع الناس فقال انشد اللّٰہ رجلا فعل ما فعل ؟لی علیه حق الا قام قال:فقام الاعمی یتخطی الناس وھو یتزلزل ۔ حتی قعد بین یدی النبی ﷺ فقال:یارسول اللّٰہ !أنا صاحبھا کانت تشتمك وتقع فیك فأنھاھا فلا تنتھی ۔واَزجرھافلا تنزجر ۔ ولی منھا ابنان مثل اللؤلؤتین ،وکانت بی رفیقة ۔فلما کان البارحة جعلت تشتمك وتقع فیك ،فاخذت المغول فوضعته فی بطنھا واتکأت علیھا حتی قتلتھا فقال النبی ﷺ ألا اشھدوا ان دمھا ھدر ۔(قال الحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط مسلم و لم یخرجاہ)

(سنن ابواؤد: کتاب الحدود ،،باب فیمن سب النبی ﷺ الرقم :4361۔المستدرك للحاکم جلد 5صحفه 272الرقم:8210☆ سنن نسائی باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ ، الرقم :4075)

حضرت عکرمہ ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما نے بتایا کہ ایک نابینا کی ام ولد (ایسی لونڈی جس سے اولاد پیدا ہوجائے) تھی جو نبی ﷺ کی گستاخی کرتی تھی اور آپ کے بارے توہین آمیز باتیں کرتی تھی۔ وہ (نابینا صحابی) اسے منع کرتے تو باز نہ آتی، اسے ڈانٹتے تو وہ ڈانٹ کو قبول نہ کرتی۔ چنانچہ ایک رات وہ نبی کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے لگی تو انہوں نے چھرا لے کر اس کے پیٹ میں گونپ دیا اور نبی ﷺ کو یہ واقعہ بتایا گیا تو نبی ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس شخص نے بھی یہ کام کیا ہے میرا اس پر جو حق ہے وہ کھڑا ہو جائے تو نابینا صحابی کھڑے ہوگئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے، گرتے پڑتے (آگے آئے) حتی کہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے اور عرض کیا میں اس کا قاتل ہوں یہ آپ کی گستاخیاں کرتی تھی میں اسے منع کرتا تھا تو باز نہیں آتی تھی اور میں اسے ڈانٹتا تھا یہ ڈانٹ ڈپٹ کی پرواہ نہیں کرتی تھی اور میرے اس سے دو بیٹے ہیں جو موتیوں کی مانند ہیں اور وہ میری رفیقہ حیات تھی۔ گذشتہ رات آپ ﷺ کی گستاخیاں اور توہین آمیز باتیں کرنے لگی تو میں نے چھرا لے کر اس کے پیٹ میں گھونپ دیا اور میں نے چھرے کو خوب زور سے دبایا حتی کہ میں نے اسے قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا خبردار گواہ بن جاؤ کہ اس عورت کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا قتل جرم نہیں اور اس میں قصاص و دیت بھی نہیں)

﴿2﴾عن علی ان یھودیة کانت تشتم النبی ﷺ وتقع فیه ،فخنقھا رجل حتی ماتت فأبطل رسول

ﷺ دمها۔(سنن ابو داؤد:باب فيمن سب النبي ﷺ)

حضرت علی ؓ سے روایت ہے بیشک ایک یہودی عورت نبی ﷺ کی گستاخی کرتی تھی اور توہین آمیز باتیں کرتی تھی تو ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ (کر مار) دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔

﴿3﴾عن عمير بن أمية انه كانت له أخت فكان اذا خرج الى النبي ﷺ آذته فيه وشتمت النبي ﷺ وكانت مشركة فاشتمل لها يوما على السيف ثم اتاها فوضعه عليها فقتلها فقام بنوها فصاحوا وقالوا قد علمنا من قتلها.......... ذهب الى النبي ﷺ فأخبره فقال :أقتلت أختك، قال: نعم،قال ولم ؟ قال انها كانت تؤذيني فيك فأرسل النبي ﷺ الى بنيها .... واهدر دمها۔

(المعجم الكبير: جلد 17صفحه 164,165،،الرقم ،،124☆مجمع الزوائد:كتاب فيمن سب انبيأ أوغيره،،جلد 6صفحه 287،،الرقم :10569)

حضرت عمیر بن امیہ ؓ سے روایت ہے بیشک اُن کی ایک بہن تھی جب وہ یعنی عمیر ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں جاتے تو وہ انہیں نبی ﷺ کے بارے میں اذیت پہنچاتی اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتی اور وہ مشرکہ تھی۔تو ایک روز تلوار لے کر آئے اسے قتل کر دیا...... حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اپنی بہن کو قتل کر دیا ہے؟ عرض کیا ہاں۔فرمایا کیوں؟۔عرض کی وہ مجھے آپ کے بارے میں اذیت پہنچاتی تھی تو نبی ﷺ نے اس کے بیٹوں کو طلب فرمایا اور اس عورت کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔

﴿4﴾تفسیر بیضاوی ،تفسیر روح المعانی ،تفسیر مدارک ،تفسیر مظہری اور دیگر کتب میں سورۃ نساء کی آیت نمبر 60 کے تحت حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ بشر نامی کلمہ گو اور ایک یہودی کے درمیان جھگڑے میں رسول اللہ ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تو باہر نکل کر بشر نے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اُن سے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کا مطالبہ کیا تو یہودی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اس مقدمے کا فیصلہ قبل ازیں حضرت محمد ﷺ میرے حق میں کر چکے ہیں۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بشر سے پوچھا کیا یہ ٹھیک ہے؟اس نے کہا ہاں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو میں واپس آتا ہوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تلوار نکالی اور بشر کی گردن پر مار کر اسے قتل کر دیا اور فرمایا

"هكذ ااقضى لمن لم يرض بقضاء الله ورسوله "

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ نہیں مانتا میں اس طرح اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے اس قتل کو بھی رائیگاں قرار دیا اور اس واقعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ گستاخ رسول کو اگر کوئی مسلمان غیرت اسلامی کی بنیاد پر قتل کردے تو یہ جرم نہیں بلکہ سنت صحابہ عظام ہے جس کی تائید وتوثیق اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ نے فرمائی ہے۔

اجماع امت کی رو سے گستاخ رسول کی سزا

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قال محمد بن سخنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی ﷺ والمتنقص له کافر والوعید جارٍ علیه بعذاب الله و حکمه عند الامة القتل ومن شك فی کفره وعذابه کفر" (الشفاء جلد 2 صفحہ:190)

حضرت محمد بن سخنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا علماء اسلام اس پر متفق ہیں کہ نبی ﷺ کی گستاخی کرنے والا اور آپ ﷺ کی توہین وتنقیص کرنے والا کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید گستاخ رسول کے لئے وارد ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک گستاخ رسول کو قتل کرنے کا حکم ہے اور جو بھی ایسے شخص کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

امام ابن عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"ونفس المؤمن لا تشتفی من هذا الساب اللعین الطاعن فی سید الاولین والآخرین الا بقتله وصلبه بعد تعذیبه وضربه فان ذالك هو اللائق به" (رسائل ابن عابدین)

سید الاولین والآخرین ﷺ کی شان اقدس میں اس لعنتی گستاخ کے بارے ایک صاحب ایمان کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا جب تک کہ سخت تکلیف دینے اور مار کٹائی کے بعد اسے قتل نہ کرے یا سولی نہ چڑھائے کیوں کہ یہی سزا اس کے لائق ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جب خلیفہ ہارون الرشید نے گستاخ رسول کے شرعی حکم کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا

"مابقاء الامة بعد شتم نبیها"

اس امت کے نبی کو گالی کے بعد اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔

پھر فرمایا

"من شتم الانبیاء قتل"

ترجمہ: جو انبیاء عظام کی گستاخی کرے اسے قتل کیا جائے گا۔ (الشفاء: جلد 2، صفحہ 196)

ابن تیمیہ لکھتے ہیں

"اجمع اهل العلم علی ان حد من سب النبی ﷺ القتل" (الصارم المسلول: ص 31)

اہل علم کا اجماع (اتفاق) ہو چکا ہے کہ جو بھی نبی ﷺ کی گستاخی کرے اس کی حد (شرع میں مقررہ سزا) قتل ہے۔

گستاخوان رسالت وصحابہ واہل بیت کے رد کے لیے حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی قابل مطالعہ کتابیں۔

گستاخوں کا بُرا انجام، باادب بانصیب بے ادب بے نصیب، گستاخی کیا ہے؟ باادب جانور بے ادب انسان، باادب کتے بے ادب انسان۔ آج طلب کریں مکتبہ اویسیہ بہاولپور۔

سید الاولیاء حضرت شہنشاہ بغداد سیدنا غوث الاعظیم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

افاضات۔ حضور مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

حضور شہنشاہ بغداد پیرِ پیراں میر میراں حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سالانہ عرس مبارک (بڑی گیارویں شریف) ماہ ربیع الآخر شریف میں اہل اسلام نہایت ہی مذہبی عقیدت واحترام سے مناتے ہیں۔ اس مناسبت سے آپ کے مختصر احوال حضور مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کی کتاب پیران عظام سے نذر قارئین ہے۔

ترتیب محمد فیاض احمد اویسی رضوی

القاب

آپ کو ولایت میں اللہ رب العزت نے بہت بلند مقام عطاء فرمایا مشائخ عظام وعلماء امت نے آپ کے القابات لکھے ہیں مثلاً سیدنا سندنا قطب الاوحد شیخ الاوحد شیخ الاسلام زعیم العلماء سلطان الاولیاء قطب الاقطاب غوث الاغواث شہنشاہِ بغداد محبوب سبحانی قندیل نورانی سیدی ابوصالح محی الدین عبدالقادر الگیلانی الحسنی والحسینی امام حنبلی مذہب رضی اللہ عنہ۔

نسب شریف از والد گرامی قدس سرہ

آپ کا نسب والد کی طرف سے یوں ہے شیخ محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح موسیٰ بن عبداللہ الجیلی بن یحییٰ الذاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ الجون بن عبداللہ (المحض) بن حسن المثنیٰ بن امام حسن بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

نسب نامہ مادری آپ کی والدہ ماجدہ کا نام (فاطمہ، کنیت ابوالخیر اور لقب امتہ الجبار ہے) سیدہ فاطمہ بنت عبداللہ الصومعی بن ابوجمال بن محمد بن طاہر بن ابوعطاء بن عبداللہ بن ابوکمال بن عیسیٰ بن ابوعلاؤ الدین بن محمد بن علی بن موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

اس طرح آپ پدری لحاظ سے حسنی اور مادری سے حسینی سید ہیں۔

نجیب الطرفین حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے نسبِ پاک کے لئے خود فرمایا

''انا نجیب الطر فین''

میں نجیب الطرفین ہوں۔(یعنی آپ حسنی وحسینی سید ہیں)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نسبی رشتہ

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نانی صاحبہ کا نام ام سلمہ تھا ان کا نسب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یوں ہے، ام سلمہ بنت محمد بن امام طلحہ بن امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

سید نا عمر فارق رضی اللہ عنہ سے رشتہ نسبی

عبداللہ بن المظفر کی والدہ کا نام حفصہ بی بی ہے وہ عبداللہ بن سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔حضرت عبداللہ بن المظفر سے تعلق کا بیان سیدنا عثمان بن عفان کے ذکر خیر میں آتا ہے۔

سید نا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے رشتہ نسبی

حضرت عبداللہ المحض رضی اللہ عنہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے جد تاسع (۹) ہیں اوران کا لقب المحض بھی اسی لئے ہے کہ محض بمعنی خالص ہے اور آپ خالص بایں معنی ہیں کہ آپ از جہت اب وام موالی سے خالص ہے کیونکہ آپ کے والد گرامی سیدنا حسن مثنیٰ بن سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ بن علی المحز وی حنبلی مذھباً اصولا وفروعاً، اور علم الادب (۵) علی ابی زکریا یحییٰ تبریزی سے پڑھا اور علم الحدیث ایک بہت بڑی جماعت سے حاصل فرمایا۔منجملہ ان کے یہ حضرات ہیں (٦) ابو غالب محمد بن الحسن الباقلانی (۷) ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن خشیشا (۸) ابوالغنائم محمد بن محمد بن علی بن میموان الفرسی (۹) ابوبکر احمد بن المظفر (۱۰) ابوجعفر بن احمد بن حسین القاری السراج (۱۱) ابوالقاسم علی بن احمد الکرخی (۱۲) ابوطالب عبداللہ بن محمد بن یوسف (۱۳) اوران کا ابن عم عبدالرحمٰن ابن احمد (۱۴) ابوالبرکات ھبتہ اللہ بن المبارک (۱۵) ابوالعراء محمد بن المبارک بن الطیور (۰۲) ابومنصور عبدالرحمٰن العزاز (۱۲) ابوالبرکات طلحہ العاقولی وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ)

حلیہ اور اوصاف جمیلہ

شیخ موفق الدین بن قدامہ القدسی نے فرمایا کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نحیف البدن درمیانہ قد مبارک، کشادہ سینہ تھے اور آپ کی انبوہ دار داڑھی شریف تھی، گندمی رنگ اور آپ کے ابرو ملے ہوئے اوران کے بال معمولی تھے، گرجدار آواز لیکن خوش اور رعب دار اور علم سے معمور۔

علمی وروحانی مرتبہ ومقام

امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد برزالی اشبیلی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب المشیختہ البغدادیہ میں لکھا کہ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی الحنابلہ والشوافع بغداد میں تھے آپ جماعت علماء کے شیخ تھے آپ کی فقہاء کے نزدیک مقبولیت تامہ تھی یونہی فقراء وعوام بھی آپ کے معتقد تھے آپ ارکانِ اسلام میں سے ایک تھے آپ سے عوام وخواص مستفید ہوئے اور مستجاب الدعوات تھے بکثرت گریہ کناں تھے اورنہایت خوش اخلاق ہنس مکھ بزرگ کریم النفس اور بیحد سخی تھے شریف النفس اوراخلاق کریمہ سے مزین تھے اور عبادت وریاضت میں تواپنی مثال آپ تھے۔

ہمہ صفت موصوف

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرۂ النورانی نے قناعت، توکل، صبرورضا جیسی عادات کواپنایااور تکبروغرور سے دوررہے، سادہ زندگی گزارنے کی پابندی فرمائی، غیر مسلموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اور ہر مصیبت کو برداشت کرکے دین کی پابندی خدمت اور تبلیغ کرنے کی تعلیم بھی دی۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ اخلاقی امور کی تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب ''سوانح غوث اعظم دستگیر'' کا مطالعہ فرمائیے۔

سلسلہ روحانی

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ نے جس طرح ظاہر علم حاصل کرنے کے لئے علماء کرام کواپنا استاد بنایااور علم کا ارفع واعلیٰ کمال حاصل کیااسی طرح روحانیت کے حصول کے لئے آپ نے اپنے زمانے کے جلیل القدر عظیم المرتبت اولیاء کرام سے تعلق قائم کیااور ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے روحانی ترقی کی منزلیں حاصل کی کہ سیدالاولیاء ٹھہرے۔

پیری ومریدی کیاھے؟

اسلام میں مسلمانوں کے اندر مذہبی جذبہ پیدا کرنے، دین کی پابندی کا شوق اور روحانی قوت کو بڑھانے کے لئے (پیری ومریدی) بیعت کا طریقہ قرآن پاک میں موجود ہے عام مسلمان کسی ایسے بزرگ اللہ کے ولی کے سامنے دین کی پابندی کا وعدہ کرتے ہیں جو صحیح العقیدہ خودشریعت کا پابند ہو، وہ شریعت کواچھی طرح جانتا ہواوراس کا تعلق خود بھی اللہ کے کسی ولی سے ہو۔ایسے بزرگ کے سامنے دین کی پابندی کا وعدہ کرنے کو بیعت کہا جاتا ہے جس کے سامنے یہ وعدہ کیا جائے اسے پیر یا شیخ کہتے ہیں اور وعدہ کرنے والے کو مرید کہتے ہیں، اس وعدے کا اثر وعدہ کرنے والے پر ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی برا کام کرنے سے پہلے یہ خیال کرتا ہے کہ میں تو برائیوں سے توبہ کرکے دین کی پابندی کا وعدہ کر چکا ہوں اس خیال کے آتے ہی وہ برائیوں سے بچتا رہتا ہے اسی لئے مسلمانوں کو بزرگوں، ولیوں سے تعلق پیدا کرنے، ان سے بیعت ہونے اوران کے بتائے ہوئے طریقوں پرعمل کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

علمی وروحانی جاہ وجلالت

امام موفق الدین ابن قدامہ نے فرمایا کہ ہم بغداد میں ۵۶۱ھ میں وارد ہوئے تو اس وقت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا علمی شہرہ تھا آپ کے علم وعمل اور فتویٰ نویسی کا کوئی ثانی نہ تھا جو طالب علم بغداد میں علم کے حصول کے لئے حاضر ہوتا وہ آپ کے بغیر کسی دوسرے کی طرف رخ نہ کرتا آپ علوم کے جملہ فنون میں یکتا اور بے مثال تھے اور طلباء کو خوب محنت پڑھاتے اور فراخدلی کا یہ حال تھا کہ کسی بات سے نہ اکتاتے آپ جملہ اوصاف جمیلہ سے موصوف تھے میں نے آپ جیسا کسی اور کو نہیں دیکھا۔

مسندوعظ وارشاد

علمائے بغداد کہتے ہیں کہ ظاہر وباطنی علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے درس وتدریس اور وعظ وارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔ اگر چہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اکثر خاموش رہتے بہت کم گفتگو فرماتے مگر عوام وخواص میں آپ کی قبولیت تامہ تھی لوگوں دلوں پر قبضہ تھا اپنے مدرسہ مبارک سے صرف جمعہ کے دن جامع مسجد تک باہر تشریف یا سرائے غوثیت تک جانا ہوتا تھا آپ کے ہاں بغداد کے بڑے بڑے رؤسا وامراء نے توبہ کی اور یہود ونصاریٰ کے بڑے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ منبر پر مواعظ میں حق وسچ بیان کرنے میں بیباک تھے اور منکرین اسلام اور فساق کا سختی سے رد فرماتے۔

آپ کی مجلس وعظ میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح اور منگل کی شام کو مدرسہ میں اور اتوار کو صبح درگاہ عالیہ میں وعظ فرماتے۔ جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے۔ بادشاہ، وزراء اور اعیانِ مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے۔ علماء وفقہاء کا جم غفیر ہوتا۔ بیک وقت چار چار سو علماء قلم، دوات لے کر آپ کے ارشادات عالیہ قلمبند کرتے۔ آپ کے فرمودات ''از دل ریزد'' کا مصداق تھے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی، جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دستِ مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائم پیشہ بد کردار، بدعتی، بدمذہب اور فاسد عقیدہ رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں۔'' آپ کے مواعظ حسنہ، قضا، وقدر، توکل، عمل صالح، تقویٰ وطہارت، ورع، جہاد توبہ، استغفار، اخلاص، خوف ورجا، شکر، تواضع، صدق وراستی، زہد واستغنا، صبر ورضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔

گیارھویں شریف کاراز

آپ ہر سال ربیع الآخر کی گیارہ تاریخ کو اپنے جد امجد حضور پرنور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز دلوایا کرتے یہ نیاز اتنی مقبول ہوئی

کہ پھر آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز خود حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی نیاز قرار پائی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے میلاد شریف منانے کے عمل کو قبول کر کے یہ صلہ عطا کیا کہ اب ہر ماہ آپ کے نام کی گیارہویں ہورہی ہے اور حسن اتفاق کہ (بقول مشہور ومعتبر) آپ کا وصال بھی گیارہ ربیع الآخر کو ہوا۔ بعض نے سترہ ربیع الآخر تاریخ وصال بیان کی ہے مگر بقول شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی ''اس کی کوئی اصل نہیں'' آپ کے وصال کے بعد بھی خانقاہ غوثیہ میں گیارہ ہویں شریف کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ منکرین اولیاء کے مشہور عالم ابن تیمیہ (م ۷۸۸ گ) بھی لنگر میں حصہ لیتا رہا اور اپنی مذہبی شدت کے باوجود سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے حسن عقیدت کی بناء پر آپ کے عرس مبارک اور بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر لنگر بھجوایا کرتا تھا۔

علمی مشاغل

حضور سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی پوری زندگی اپنے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمان علم پڑھو اور پڑھاؤ سے عبارت تھی۔ تصوف ولایت کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح تربیت کی مشغولیت کے باوصف درس وتدریس اور افتاء سے پہلوتہی نہ کی۔ آپ نے مذہب اہلسنت جماعت کی نصرت وحمایت میں تقریر کے علاوہ درس وتدریس اور تصنیف وتالیف سے بھی کام لیا۔ آپ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لئے باقاعدہ نظام الاوقات مقرر تھا۔

مفتی اعظم حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فن فتاویٰ میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے آپ بالعموم شافعی وحنبلی مذہب کے مطابق فتوے دیتے، علماء عراق آپ کے فتویٰ پر متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے۔

مواعظ نصائح سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

آپ فرماتے تھے میں تمہیں تقویٰ وقناعت اور ظاہر شرع پر التزام اور سلامتی وسخاء النفس اور بشاشت وجہ اور ہر شے راہ خدا میں لٹانے اور لوگوں کو اذیت نہ پہنچانے اور ہر چھوٹے بڑے کی خیر خواہی اور ترک دنیا کی وصیت کرتا ہوں۔

☆ فرمایا میں تمہیں اغنیاء کے ساتھ باوقار اور فقراء کے ساتھ عجز وانکسار کے ساتھ رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے اوپر عجز واخلاص کو لازم پکڑو۔

☆ (الحب للہ والبغض للہ) اور فرمایا جب تم اپنے دل میں کسی کا بغض یا محبت پاتے ہوتو اسے کتاب وسنت سے پرکھو اگر کسی سے بغض کتاب وسنت کے مطابق ہے تو اس پر خوشی مناؤ کہ تمہارا بغض اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق ہے اگر کوئی کتاب وسنت کے مطابق عمل رکھتا ہے لیکن تم اس سے بغض کرتے ہوتو سمجھ لو کہ تم بندہ شہوات ہوا پنی

نفسانی خواہش کی وجہ سے اس سے بغض کرتے ہو اور تم اس بغض سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہو۔

حکمت کی باتیں

حضور غوث اعظم ﷺ کی حکمت کے اقوال اور اعلیٰ گفتار بے مثال ہیں فرمایا ''عمل صالح صدق وخلوص وتقویٰ سے نصیب ہوتا ہے ایسا انسان ماسویٰ اللہ سے صبح وشام دور ہو جاتا ہے۔ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عجز ونیاز کے ساتھ منعم کی نعمت کا اعتراف ہو، سنت الٰہی کا مشاہدہ اور حفظ حرمت یوں ہو کہ دل میں کہے کہ مجھ سے نعمت کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ فقیر صابر، غنی شاکر سے افضل ہے اور فقیر شاکر دونوں سے افضل ہے جو آخرت کا طالب ہے وہ دنیا میں زہد ختیار کرے اور جو اللہ تعالیٰ کا طالب ہے وہ آخرت سے بھی بے نیاز ہو جائے۔ صدق وصفاء پر التزام ضروری ہے ان کے سوا قرب الٰہی ناممکن ہے جو دنیا وآخرت میں سلامتی چاہتا ہے اسے صبر ورضا پر التزام اور مخلوق سے شکوہ شکایات کا ترک کرے اس کی صرف دو حالتیں ہیں (۱) عافیت (۲) بلاء۔ جب کوئی جزع وشکوہ اور غصہ ورنج اور اعتراض اور تہمت بر حق میں مبتلا ہو جائے تو اسے نہ صبر کرنا چاہیے گا اور نہ رضا اور نہ موافقت الٰہی بلکہ یہ بے ادبوں میں شمار ہوگا اگر عاقبت کے معاملہ میں مبتلا ہے تو اسے حرص کبر، اتباع شہوات ولذات گھیر لیں گی جب ایک کو پالے گا تو دوسری کی طلب کرے گا اس طرح سے تباہ وبرباد ہو جائے گا اسی لئے چاہئے کہ ان کی طلب نہ ہو۔

طریقت کے اصول

حضور غوث اعظم ﷺ نے طریقت کے دس اصول مرتب فرمائے۔ دراصل دعوتِ ایمان واتباعِ کتاب اللہ تعالیٰ وسنت رسول اللہ ﷺ وحفاظتِ علی ارکان الاسلام اور فضائل کا تمسک اور رزائل سے اجتناب کا نام طریقت ہے اور یہ اصول آپ کی طرف منسوب کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ اہل مجاہدہ واہل عزم کو دس خصال ضروری ہیں جو اہل حق نے حق پانے لئے آزمائے ہیں جب کوئی ان کو قائم کرے گا اور ان پر ثابت قدم رہے گا ان کی برکت سے بلند منازل تک پہنچے گا۔ مزید فتوح الغیب شریف کا مطالعہ کیجئے۔

ازواج مکرمات

شیخ الصوفیہ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''عوارف المعارف'' میں لکھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مدت سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتا تھا لیکن تضیع اوقات کے خوف سے باز رہا، بالآخر تقدیر الٰہی سے میرے لئے نکاح کرنے کے اسباب بنے تو یکے بعد دیگرے میں نے چار شادیاں کیں۔

اولاد کرام

حضور غوث اعظم ﷺ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے ہاں انچاس ۴۹ بچے ہوئے، جن میں سے بیس لڑکے تھے، اور باقی لڑکیاں تھیں، آپ کی اولاد نرینہ میں سے مشہور یہ ہیں

(۱) حضرت سیدنا الشیخ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ (۲) حضرت سیدنا شیخ عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ (۳) حضرت شیخ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ (۴) حضرت شیخ عبدالجبار رحمتہ اللہ علیہ (۵) حضرت شیخ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ (۶) حضرت شیخ یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ (۷) حضرت شیخ موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ (۸) حضرت شیخ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ (۹) حضرت شیخ محمد رحمتہ اللہ علیہ۔

یوم وصال

شیخ عبدالقادر جیلانی میراں محی الدین ﷺ کے یوم وصال میں اختلاف ہے۔ زیادہ حضرات نے ربیع الآخر پر اتفاق کیا ہے۔ آپ کا وصال ۱۲ ربیع الآخر ۵۶۱ ھ کو نوے برس کی عمر میں ہوا آپ کا روضہ مبارک بغداد شریف میں ہے۔ جہاں ہر سال آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے یہی عرس اور آپ کی نیاز کا دوسرا نام گیارھویں شریف ہے۔

(ادارہ فیض عالم بہاولپور)

راولپنڈی میں ۱۲ روزہ محافل میلادشریف راجہ بازار میں
نورکی برسات
پیرسرکارجی کی صدارت تھی

حضرت پیر سرکار جی سجادہ درگاہ عالیہ قلندریہ قادریہ راولپنڈی کی صدارت میں حسب روایات یکم تا ۱۲ ربیع الاول شریف راجہ بازار میں عظیم الشان محافل میلاد شریف نہایت مذہبی دھوم دھام سے منعقد ہوئیں ملک کی عظیم روحانی، علمی شخصیات نے شرکت کی راجہ بار از کی سجاوٹ وچراغاں قابل دید تھی۔ یقیناً محافل میلاد میں نور کی برسات تھی مضافات سے اہل محبت قافلہ در قافلہ شریک ہوئے پیر سرکار جی مدظلہ کی کاوش کو خوب سراہا۔

حضرت سلطان التارکین خواجہ محکم الدین سیرانی اُویسی رحمۃ اللہ علیہ

حضور مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب ''ذکر سیرانی'' سے اکتساب حضور سید نا خواجہ محکم الدین سیرانی صاحب السیر رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ۵ ربیع الآخر کو آپ کے آستانہ عالیہ خانقاہ شریف (سمہ سٹہ) ضلع بہاولپور میں ہوتا ہے۔اس مناسبت سے آپ کے مختصر حالات آپ کے ذوق کی نذر ہیں۔(ادارہ)

صاحب السیر اور سیرانی کی وجہ تسمیہ

آپ کا نام حضرت محمد عبداللہ المعروف خواجہ محکم الدین (سیرانی) ہے اصل مسکن ضلع ساہیوال کے مضافات میں فتح پور گوگیرہ گاؤں میں تھا اور مزار شریف ریلوے اسٹیشن سمہ سٹہ بہاولپور (پاکستان) کے قریب خانقاہ شریف کے نام سے معروف ہے ویسے تو آپ کے القاب بہت ہیں لیکن سیرانی بادشاہ اور حضرت صاحب السیر کے نام سے آپ مشہور ہیں اور آپ کی درگاہ صاحب السیر لکھی جاتی ہے آپ نے اپنی ساری زندگی سفر میں بسر کردی تھی اور کبھی ایک جگہ قیام نہ فرماتے تھے اور ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے۔آپ نے جب حضرت چاولی مشائخ رحمۃ اللہ علیہ (بورے والہ) کے مزار پر ریاضت کی تو غیب سے سیروا فی الارض (زمین کی سیر کرو) کی آواز سنا کرتے تھے جب آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ بخش خان چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر) سے اس آواز کا تذکرہ کیا تو آپ کے مرشد نے آپ کو سفر میں رہنے کی ہدایت کی اور آپ کسی جگہ بھی ایک رات سے زیادہ قیام نہیں فرمایا۔

پیدائش

فتح پور گوگیرہ نامی بستی جو کہ اوکاڑہ کے قریب دریائے راوی کے کنارے واقع ہے جہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حافظ محمد عارف اور دادا کا نام حافظ محمود الدین تھا۔آپ قوم کے کھرل ہیں۔آپ کا گھرانہ علم و عمل اور تقویٰ و طہارت اور عرفان کا گہوارہ تھا۔آپ کی صحیح تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہوسکی۔کسے کیا معلوم تھا یہ ایک دن عالم اسلام کے لئے باعثِ افتخار بنے گا اور اس کی سوانح کے لئے تاریخ پیدائش کی ضرورت پڑے گی۔بس تخمیناً کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی ولادتِ مبارکہ ۱۱۳۷ھ میں ہوئی۔اس لئے کہ خاندانِ اویسیہ کی روایت کے مطابق آپ کا وصال ۱۱۹۷ھ میں ہوا تھا لہٰذا اس حساب سے آپ کا سنِ ولادت ۱۱۳۷ھ بنتا ہے۔

خوردونوش

غذا بہت ہی سادہ پسند فرماتے تھے نہ کبھی تکلف خود فرماتے اور نہ کسی تکلف کرنے والے میزبان کے ہاں مہمان ہوتے۔ مریدوں، میزبانوں، اور خدام کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ اُبلے ہوئے چاول (خشکہ) اکثر تناول فرماتے۔ غذا میں گھی برائے نام ہی ہوتا۔ مسور کی بے روغن دال آپ کی پسندیدہ غذا تھی اور کھانا بہت ہی کم کھاتے جیسا کہ اولیاء کا شیوہ ہے۔

عام حالات

سنت نبی ﷺ کی ہمیشہ پابندی فرماتے علماء کی مجلس میں خوشی سے شرکت فرماتے سادات سے نہایت ہی نیازمندی سے پیش آتے اور ان کا ادب فرماتے۔ روپے پیسے کو کبھی ہاتھ نہ لگاتے اور نہ ہی سونے چاندی کے زیورات کو چھوتے۔ قلت طعام (کم کھانا) قلت کلام (کم سونا) آپ کی عادات میں شامل رہا آپ ہمیشہ تنہا رہتے آپ نے شادی بھی نہ کی۔ آپ کی زبان ہندوستانی (اردو) تھی اور آخر عمر تک یہی زبان بولتے رہے سفر میں ہمیشہ کوزہ، رسی، مصلیٰ، مسواک، سرمہ اور کنگھی رکھتے ۔

سواری

سواری کے لیے آپ کے پاس ایک گھوڑا جس کا نام توکل اور اونٹ کا نام جس کا نام آپ نے درکار ہی رکھا تھا۔

عادات خصائل و مشاغل

ولایت گھر بیٹھے نہیں ملتی بلکہ اس کے لیے بہت ریاضت کرنی پڑتی ہے ذیل میں حضرت سیرانی سائیں علیہ الرحمہ کے مشاغل پڑھ کر انہی کے مطابق زندگی ڈھالئے ممکن ہے کہ درجہ ولایت نہ سہی مگر اللہ والوں کے غلاموں میں نام لکھا جائے۔ منقول ہے کہ حضرت سیرانی سائیں لجپال بسا اوقات ساری رات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اگر کبھی سوتے تو تہجد کبھی قضا نہ ہوتی۔ (ذکر سیرانی)

ذکر بالجھر

صبح سویرے جاگتے ہی ذکر بالجہر اور مراقبہ میں مصروف ہو جاتے۔ جہر کے متعلق ارشاد فرمایا کرتے اگر ذکر جہر کر لیا جائے تو کم از کم اس طرح ہو کہ مسام جان سے ذکر کی آواز سنائی دے یا خون کے فوارے نکلیں۔

ایک مرتبہ آپ ذکر میں مشغول تھے تو درخت کے پتوں سے بھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دی۔ نماز فجر کے بعد اشراق اور چاشت وغیرہ ادا کر کے قصیدہ امالی اور دعائے مغنی اور سلسلہ شریف کے اوراد و وظائف پڑھتے ظہر کی نماز کے بعد قران پاک کی تلاوت فرماتے۔ مغرب کی نماز کے بعد اوابین سے فراغت کے بعد قصیدہ غوثیہ پڑھا کرتے۔ رات اکثر نوافل پڑھتے

گزار دیتے۔ ہر وقت باوضو رہتے اور خاص سنت نبی ﷺ کا پورا احترام اور پابندی کرتے آداب شرعیہ سے ہرگز تغافل نہ کرتے۔

سفر وحضر برابر

نہ صرف گھر پر معمولات کی پابندی کرتے بلکہ سفر میں بھی اسکا خاص خیال رکھتے آپ نے ساری عمر شادی نہیں کی لوگوں نے آپ کو اپنی لڑکیوں سے عقد کی دعوت پیش کی مگر آپ نے یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ فقیر کو شادی کی خواہش ہے نہ ضرورت۔ آپ انتہا درجے کے سخی تھے۔ حالانکہ آپ ساری زندگی سفر میں گزاری مگر جہاں جاتے وہاں لنگر کا انتظام ہوتا۔ راہ خدا میں خرچ کرنے کے لیے نہایت سخاوت سے اخراجات کرتے۔ کفایت شعاری آپ کی عادت تھی جہاں جاتے وہاں چراغ کی بتی ضرورت سے زیادہ اونچی نہ کرتے۔ آپ اپنے خادموں کی بڑی عزت اور قدر کرتے۔ ان کی تکلیف کا خاص خیال فرماتے اگر کوئی مرید یا خادم بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے جاتے۔

حیات مبارکہ

آپ کی ساری زندگی سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی اور سادہ زندگی گزارنے کی تلقین فرماتے۔ آپ اکثر جو کی روٹی اور معاش کی دال کھاتے تھے دوران سفر سوکھی اور باسی روٹیاں اپنے ساتھ رکھتے۔ درگزر اور ایثار کا جذبہ آپ میں اتم پایا جاتا تھا۔ اگر کسی نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اس کے حق میں دعا کی اور اس کو اعلیٰ مرتبے تک پہنچا دیا۔ خود تکلیف اٹھاتے مگر دوسروں کو آرام پہنچاتے، خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلا دیتے۔ تواضع انکساری آپ کا ذاتی شعار تھا دوسروں کو افضل اور خود کو حقیر سمجھتے اور ہر ایک کے ساتھ ادب و آداب سے پیش آتے۔

عطیہ دستار نبی ﷺ

ایک مرتبہ آپ نے جب حج کا موسم قریب آیا تو اپنے مرشد کامل حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آکر اجازت طلب کی۔ مرشد کریم نے اجازت کے ساتھ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی خصوصی تاکید فرمائی۔ حضرت سیرانی سائیں جب بیت اللہ پہنچے تو مناسک حج سے فراغت کے بعد مشاہدہ جمال حضرت سرور کائنات ﷺ کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوئے آپ مجمع کثیر میں روضہ انور کے سامنے بیٹھے تھے کہ خادم حضور معلّٰی نے اسم میاں صاحب سے پکارا لیکن کسی نے اس جانب التفات نہ کیا آخر کار ایک شخص کو شناخت کر کے نام دریافت کیا آپ نے کہا میرا نام عبداللہ ہے۔ خادم نے دوبارہ بتاکید فرمایا کہ تمہارا وہ نام جو مشہور ہے تب آپ نے کہا کہ محکم الدین ہے خادم نے کہا کہ رسالت ماب ﷺ نے یاد فرمایا ہے۔ خواجہ صاحب اٹھ کر روضہ اقدس میں داخل ہوئے خادم باہر ٹھہرا رہا اور آپ نے بیداری کے عالم میں زیارت

نبوی ﷺ سے سرفراز ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جناب الٰہی سے تم کو ارشاد رہنمائی خلق کا حکم ہو چکا ہے پھر دستار مبارک عطا فرمائی خواجہ صاحب جب اجازت طلب کر کے باہر آئے چوں کہ مخلوق دروازے پر منتظر تھی تو خلق خدا نے آپ کی سرفرازی کو دیکھ کر آپ پیراہن مبارک جو زیب تن تھا از راہ عقیدت تبرک کر کے لے گی۔

وصال شریف

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی سندھ کے بعض علاقوں کی سیر کرتے ہوئے کاٹھیاواڑ (ہندوستان) کی طرف چلے گئے اور دھوراجی بندر پہنچے اور کئی روز تک اس علاقے میں سیاحت کرتے ہوئے ابتدا ربیع الآخر ۱۱۹۷ میں جب واپسی کا ارادہ فرمایا تو حافظ کوکی نے حضرت کو واپسی کے ارادے سے یہ عرض کر کے باز رکھا کہ شب تو میرے ہاں قیام فرما کر دعوت قبول کیجیے اس کے مخلصانہ اصرار اور درخواست پر حضرت نے ایک شب کا قیام مزید منظور فرمالیا۔

(وہاں کے معتقدین نے اس خیال سے کہ آپ بعد از وفات کاٹھیاواڑ ہی کے علاقے میں دفن ہوں اور ہم لوگ دور دراز مسافت طے کرنے سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رہیں حضرت کو وہیں ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا) حافظ مذکور نے رات کے کھانے میں حضرت کو زہر دے دیا۔ زہر نے حلق سے اترتے ہی اپنا عمل شروع کر دیا۔ بے تابی وقلق کے آثار نمایاں ہوئے اسی حالت کرب میں نماز عشاء ادا فرمائی۔ تشنگی نے غلبہ کیا تو حضرت نے حافظ محمد کوکی سے پانی مانگا وہ جانتا تھا پانی دینے سے زہر کا اثر بدن میں سرعت سے پھیل جائے گا اور زہر دینے کے بعد وہ اپنے دل میں پشیمان بھی ہو گیا۔ اس لیے اس نے پانی دینے میں تامل کیا۔ حضرت نے اس کو پس و پیش کرتا ہوا دیکھ کر فرمایا اے احمق! جو کچھ کرنا تھا وہ تو کر گزرا اب پشیمان ہونے سے کیا بنتا ہے لاؤ پانی لاؤ۔ حافظ کوکی نے پانی پیش کیا پانی پیتے ہی استفراغ ہو گیا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر قے کے ذریعے نکلنے لگ گیا حضرت کے سینے اور زبان سے آخری الفاظ ھو ھو نی اور آواز کے ساتھ روح مبارکہ نے قفس عنصری سے پرواز کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۶۲ سال کی عمر میں آپ نے ۵ ربیع الآخر ۱۱۹۷ھ کو وصال فرمایا جس شب آپ کا وصال ہوا اس شب چاند گرہن تھا۔ میاں ابوطالب اور شیخ نھو نے حضرت کی وفات کی اطلاع بذریعہ ایک مراسلہ بہاولپور کی طرف روانہ کیا۔ یہ مراسلہ منزل بہ منزل ہی توقف کے ساتھ چھ ماہ گزر جانے کے بعد ماہ شوال میں بہاولپور پہنچا۔ اسی وقت تمام شہر شور قیامت برپا ہو گیا۔

کرامت بعد وصال

اس اطلاع کے بعد آپکے عزیز واقارب فوراً دھوراجی بندر کی طرف روانہ ہو گئے اور حضرت خواجہ کا تابوت بہاولپور لے جانے کے لیے بھرپور اصرار کیا۔ حافظ کوکی جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس تجویز کی مخالفت کرتا رہا۔ کبھی شرعاً عدم جواز ظاہر

کرتا کبھی دور دراز سفر کی مشکلات بتاتا، کبھی اپنے حقوق جتلا کر جنازہ لے جانے سے منع فرماتا اور کبھی دھمکی دے کر بھی کام نکالنا چاہتا۔ آخر کار حافظ نجم الدین کو اس بات پر غصہ آ گیا پھر وہ حضرت سیرانی سائیں کی مزار پر آ کر غصہ میں کہا اگر آپ نے ہمارے ساتھ آنا نہ تھا تو بلایا کیوں تھا۔

رات خواب میں حافظ نجم الدین سے فرمایا کہ حافظ محمد کوکی کے سامنے قرعہ اندازی کی شرط پیش کرو وہ مان لے گا۔ چنانچہ صاحب زادگان نے حافظ محمد کوکی کہا کہ ہم حضرت صاحب کو لے جانا چاہتے ہیں لیکن تم حضرت صاحب کو یہاں رکھنا چاہتے ہو مگر اس طرح فیصلہ نہ ممکن ہے اور ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ فیصلہ اس طرح ہونا چاہیے کہ حضرت صاحب کی میت کو نکالا جائے اور ایک صندوق میں رکھ دیا جائے ویسی ہی ایک دوسری خالی صندوق بھی ساتھ رکھ دی جائے۔ ان دونوں صندوقوں میں سے ایک صندوق تم چن لو۔ یہ ہمارا مقدر جس کی قسمت ہوگی اسے حضرت صاحب مل جاہیں گے۔ اس بات پر حافظ محمد کوکی راضی ہو گیا چناچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب حافظ محمد نے ایک صندوق چن لی اور جب کھول کر دیکھا تو حضرت کو پا کر خوش ہو گیا۔ صاحبزادگان کو اپنی قسمت پر رنج ہوا حافظ نجم الدین کو اسی وقت غشی طاری ہوئی آپ نے فرمایا حافظ اداس نہ ہو فقیر ظاہری طور پر تو حافظ محمد کوکی کے پاس ہے مگر باطنی طور تمہاری صندوق میں ہوں اور جب صاحب زادے نے صندوق کھل کہ دیکھا تو حضرت صاحب کو موجود پایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا ایک مزار ہندوستان (دھوراجی) اور دوسرا پاکستان (بہاولپور، سمہ سٹہ) میں مرجع خلائق ہے۔

کرامت اندر قبر شریف

یاد رہے کہ آپ کو دھوراجی ہندوستان میں جب اپنی مزار شریف میں رکھا گیا تو بعض لوگوں نے ابوطالب سے کہا کہ حضرت صاحب کا منہ قبلہ رخ کر دیں ابوطالب کا ہاتھ لے جانے سے پہلے آپ کا رخ انور خود بخود قبلہ رخ ہو گیا۔

مزید تفصیلات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی کتاب ''ذکرِ سیرانی'' کا مطالعہ فرمائیں۔ (ادارہ)

فرشتے ھی فرشتے

حضور فیض ملت مفسر اعظم نور اللہ مرقدہٗ کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ زیر نظر ضخیم کتاب ''فرشتے ہی فرشتے'' فرشتوں کے حالات جاننے کے لیے انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں فرشتوں سے متعلق معلومات پر سیر حاصل مدلل ومحقق بحث کی گئی ہے۔

اس کے مقدمہ میں حضور فیض ملت خود لکھتے ہیں اما بعد! فقیر کی یہ تصنیف ملائکہ کرام کے وجود کی تحقیق کے علاوہ بہت سے مضامین متعلقہ بہ ملائکہ پر مشتمل ہے۔ بزم فیضان اویسیہ کراچی نے نہایت ہی محنت کر کے اس ضخیم کتاب کو شائع کیا ہے۔ صفحات ۴۳۲ خوبصورت مضبوط جلد عام ہدیہ ۳۰۰ روپے۔ خواہشمند حضرات طلب کریں مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور۔

حضرت پیرطریقت رہبرشریعت حضورقبلہ سلطان سیدعبدالواحدشاہ نقشبندی سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ کاسالانہ عرس مبارک

بمقام آستانہ عالیہ غوثیہ واحدیہ محلّہ میانہ میانوالی مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ مارچ ۲۰۱۱ء اتوار سوموار منگل

زیر صدارت حضرت پیر طریقت رہبر شریعت پیرزادہ علامہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین دربار شریف

خطابات

حضرت علامہ صاحبزادہ فاروق الحسنین شاہ (چورہ شریف) حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد ابوبکر شاہ (شاہ پور)

استاذ العلماء صاحبزادہ محمد ریاض محمود (پیلاں) حضرت علامہ محمد اسلم رضوی (فاضل بھیرہ شریف)

حضرت علامہ محمد ظفر اللہ (جنڈاں والہ)

خصوصی خطاب جگر گوشہ مفسر اعظم پاکستان صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی (بہاولپور شریف)

جملہ احباب طریقت سے گذارش ہے کہ ختمات قرآن پاک اور اوراد و وظائف پڑھ کر شریک ہوں۔

لنگر شریف کا اہتمام ہوگا۔

الداعیان۔ شہزادگان و منتظمین جامعہ غوثیہ واحدیہ فیض العلوم میانوالی۔ رابطہ نمبر 03339837511